پروفیسر (موسیو) میسولوئی میسون، کالج دی فرانس کی کتاب

''لاہور کی ملاقاتیں''

(سوال وجواب)

سہ روزہ دونشتیں مابین
شہزادہ محمد داراشکوہ اور سائیں بابا لعل داس بیراگی
[فارسی فولیو ترجمہ: منشی چندر بھان برہمن پٹیالوی]

ترجمہ اردو: پروفیسر مظہر اللہ قریشی (مارچ، اپریل 2018ء)
حسب فرمائش: حاجی خلیل الرحمٰن خالد صابری مانکپوری

دیباچہ

میسولوئی مسیون پروفیسر کالج دی فرانس کی کتاب [لاہور کی ملاقاتیں] جو کہ شہزادہ محمد داراشکوہ اور سائیں بابالعل داس کے درمیان سہ روز کی دونشتیں، جواب وسوال پر مبنی ہے۔ اصل گفتگو ہندی زبان میں ہوئی، جس کا فارسی زبان میں ترجمہ چندر بھان برہمن پٹیالوی نے بعد از 1198ھ میں بہ عنوان "انتخاب جواب وسوال: بابالعل داس اور بادشاہ حق پرور دارا شکوہ" کیا۔

میرے صد قابل احترام بزرگ صاحبزادہ خلیل الرحمٰن صاحب چشتی قادری مانک پوری نے یہ فارسی فولیو انتخاب برائے فارسی سے اردو ترجمہ کے لیے میرے پاس بھجوایا۔ باوجود مصروفیات اپنی کتب کی تالیف وتدوین کے مَیں انکار نہ کرسکا اور اس نسخہ گوہر نایاب کا اردو میں ترجمہ کیا۔ گو اس فارسی فولیو انتخاب میں جگہ جگہ عبارت میں سقم موجود تھا۔ جس کی نشاندھی مدیر ھذا نے بھی کیا ہے۔

علاوہ ازیں: کتب حوالہ جات کا ہونا بھی اس موقع پر نہایت ضروری تھا لیکن مَیں اللہ جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر گزار ہوں اور خاص کر صدقہ بزرگان اہل حق واولیائے کاملینؒ

جنہوں نے ہر لمحہ میری رہنمائی فرمائی اور یہ کام پایہ تکمیل ہوا۔

خدارا اثر اشکری کنم

مترجم

پروفیسر مظہر اللہ قریشی۔لاہور

بتاریخ :2 اپریل، 2018ء بروز سوموار

بہ مقام لاہور

آغاز

سائیں بابا لعل داس اور شہزادہ محمد دارا شکوہ کے درمیان سہہ سہہ روزہ دو ملاقاتیں ہوئیں جس کے نتیجہ میں یہ جواب وسوال لکھے گئے۔

''جواب وسوال دارا شکوہ'' جو کوئی بھی پڑھے گا حقایق دنیا سے آگاہی پائے گا:۔

سوال نمبر 1: ''ناد'' اور ''بید'' میں کیسے فرق کیا جائے؟

جواب: بادشاہ اور اس کا حکم [یعنی بادشاہ۔ ناد ہے اور اس کا حکم۔ بید]

سوال نمبر 2: چاند کی روشنی کیا ہے، اس کی سیاہی کیسے اور سفیدی کیونکر؟

جواب: چاند اپنے اندر روشنی کی وجودی کرنیں نہیں رکھتا لہذا ایک بات تو عیاں ہے کہ اس کے اندر کی وجودی کرنیں سورج کی محتاج ہیں۔ سیاہی زمین کا عکس ہے اور سفیدی اس کے اندر چلنے والے دریا ہیں۔

سوال نمبر 3: پھر پوچھا گیا کہ اگر عکس ہے تو سورج میں کیوں نظر نہیں آتا؟

جواب: سورج مجموعہ مثل آتش (آگ) ہے اور چاند مجموعہ عکسِ آب (پانی) لہذا عکس ہمیشہ پانی میں نظر آتا ہے نہ کہ آگ میں۔

سوال نمبر 4: ہر بندہ، بندگی کرتا ہے۔اس کی قبولیت یا نا قبولیت کا کیسے پتا لگے؟

جواب: اگر بندہ اپنی بندگی سے آپ ہی مطمئن نہیں اور خود کہتا ہے کہ مَیں اپنی عبادت ٹھیک طرح نہیں کر پایا۔ مجھے باسلیقہ ہو کر بندگی کرنا چاہیے تھی۔ تو اس کی قبولیت کا علم تو اس کے اندر کا بندہ اسی لمحہ بتا دیتا ہے۔

سوال نمبر 5: فقیر کن راہوں کا قیدی ہے؟

جواب: ''وجود'' کھانا، پینا، دیکھنا، سننا اور سونے کی عادت رکھتا ہے۔ اور انہی کا قیدی ہے۔ اگر وہ ان کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دے اور اسے اپنے قابو میں رکھے تو پھر اس کی قید میں نہیں رہتا۔

سوال نمبر 6: ہندوستان میں بُت پرستی کیا ہے اور آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اس بات کا استحکام دل نے مقرر کیا ہوا ہے۔ جس کا معنی ہے خبردار رہو اور جو کوئی اس کے معنی سے معذور ہے وہ اپنے اندر کی آگاہی سے محروم ہے۔ اپنے اندر کی آواز سے جڑنا ضروری ہے۔ ہر کوئی اپنے اندر سے آگاہ نہیں ہے۔ اگر آگاہ ہو جائیں تو بت پرستی نہیں کریں گے۔

سوال نمبر 7: دنیا کا طریقہ کھانا پینا، دیکھنا سننا، اور سونے سے اپنے جسمانی اعضاء کو بحال کرنا مقصود ہے۔ تا کہ ان میں طاقت آسکے۔ صافی نہاداں اس بات سے اتفاق کرتے ہیں مگر کم اور زیادہ کے کنٹرولی اضافے کے ساتھ۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: یہ کام دل کا ہے صافی نہاداں دل کی نگہبانی کرتے ہیں۔ اور دنیا کے ہاتھ میں تو اس کی بربادی ہے چنانچہ، بچے اور جوان کا کھانا پینا، دیکھنا سننا اور سونا برابر ہے لیکن بچہ اگر کسی نامحرم عورت کے ساتھ بغل گیر ہو تو بُرا نہیں مگر جوان کسی نامحرم عورت پر نظر ڈالے تو عیب ہوگا۔ اسی طرح صافی نہاداں بچوں کے مانند اور دنیا کا طریق عیب ہے۔

سوال نمبر 8: بعض لوگ کہتے ہیں کہ میرا پیر خس (خس وخاشاک) ہے؟

جواب: اس لفظ کو لوگ غلط سمجھتے ہیں۔ اگر پیر خسی تھا تو مرید اپنی مراد حاصل کرنے تک کیسے پہنچ گیا۔ [وہ تو اپنی ذات میں خس ہوتا ہے]

سوال نمبر 9: مرید خدمت پیر میں بے بہرہ آتا ہے۔ طبیعت کے خلاف، جب خدمت مرشدی میں رہتا ہے تو فائق بن جاتا ہے۔ کس طرح؟

جواب: عورت نا کہ خدا کے سوا کسی سے شرم نہیں کرتی۔ ہر کسی کی طرف نگاہ کرتی ہے۔ جب اس کی تربیت ہوتی ہے تو وہ سرنگوں ہوتی ہے۔

سوال نمبر 10:

سوال نمبر 11: خالق اور خلق میں کیا فرق ہے نیز مَیں نے ایک شخص سے یہی پوچھا تو اس نے کہا کہ مثل درخت اور تخم درخت۔ لیکن آپ کیا کہتے ہیں ایسا ہی ہے یا کچھ اور ہے؟

جواب: خالق مانند سمندر اور خلق کوزہ آب ہے۔ اگر چہ ان دونوں جگہوں میں پانی کہاں موجود ہے مگر اس میں فرق کمال درجہ موجود ہے لہذا خالق خالق ہے اور مخلوق مخلوق ہے۔

سوال نمبر 12: پرم آتما جیو آتما کیسے ہو جاتی ہے۔ اور باز پرم آتما کیسے ہو جاتی ہے؟

جواب: جیسے پانی شراب بن جائے اور ہر کوئی اسے زمین پر گرائے اور پھر مستی وجب زمین میں آجائے اور خالص پانی زیر زمین وہ باز آب ہے۔ بس آدم کی یہی قسم جیو آتما ہوتی ہے۔ جس میں آلایش مستی حواص خمسہ کے ساتھ چمٹ جاتی ہو۔

سوال نمبر 13: ''در آتما'' اور ''پرم آتما'' میں کیا فرق ہے؟

جواب: کوئی فرق نہیں۔

سوال نمبر 14: اگر کوئی فرق نہیں ہے تو پھر ثواب وعذاب کا معاملہ کیا ہے؟

جواب: تاثیر قلب ہے جیسے گنگ اور آب گنگ [گنگا]

سوال نمبر 15: ان میں کیا فرق ہے؟

جواب: ان میں بڑا فرق ہے اور بے شمار فرق ہے کیوں کہ آپ گنگ اگر کسی کوزہ میں ہو اور اس مین ایک قطرہ شراب کا ڈال دیں تو وہ حکم شراب ہوگا۔ لیکن اگر آپ ہزار ہا کوزے شراب گنگا میں ڈال دیں تو وہ شراب نہیں بلکہ گنگا ہی کہلائی جاوے گی۔ در ایں صورت ''پرم آتما'' خالص ہے اور ''مخلص آتما'' ہر کسی کے وجود میں قید ہے، جو پرم آتما بن جاتی ہے۔

سوال نمبر 16: ''جوگیشر'' ایک فقیر کامل کی طرح ہے یہ کہاں سے آپ کو پتا چلا؟

جواب: خواب اور بیداری کا کیسے پتا چلا پھر لوگ سوتے بھی ہیں وہ ہنگام آغاز ہی سے واقف ہیں کہ کس وقت سونا ہے اور خواب دیکھنا ہے۔

سوال نمبر 17: تریا [اُوشھا] لاھوت ہے؟ یہ کہاں ہے؟

جواب: سدہ (اظہر من الشّمس) پر

اوّل: مہا پورکھ [بعد از کسب کمال مرتبہ کشف]

دویم: بچپن

سوئم: شراب خور غلطاں

سوال نمبر 18: سدہ ''اظہر من الشّمس'' ہے لیکن بچپن اور شراب خوران کا اعتماد کیسے ہو؟

جواب: بچپن مخمور برائے ممعل ولعل ہوتا ہے۔ لیکن خواہشات اس کے اندر پوشیدہ ہیں پھر بعد از خمار باہر آتی ہیں۔ جوگیشر ہمیشہ خمار کی مانند ہے لیکن مہا پورکھ اس میں تاثیر پیدا کرتا ہے۔ تا کہ با اثر ہو جائے لیکن اگر نہیں ہوتی تو قدرت نہیں چاہتی۔

سوال نمبر 19: ہندی کتب بتاتی ہیں کہ جب کاشی پر موت آئے گی تو اسے مکت حاصل ہوگی۔ ازیں معنی تعجب ہوتا ہے کہ زاہد اور معصیت کنندہ کیا برابر ہوں گے؟

جواب: دراصل کاشی وجود کو قرار بخشتا ہے جو کوئی مرتا ہے مکت ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 20: دنیا میں جو کوئی بھی مرتا ہے کیا وہ مکت ہو جاتا ہے؟

جواب: ''ماسوائے'' مہاپورکھ کے جو خواہشات سے پاک ہے۔ لیکن جو وجود خواہشات کے ساتھ مرے گا وہ مکت سے محروم ہو جائے گا۔

سوال نمبر 21: ہندی کتب سے پتا چلتا ہے کہ ''اوتار'' رفع فاسدان، قطع ظالمان اور محافظت صافی نہاداں اور استحکام حق دستی کرتا ہے۔ خصوصاً ''ست جگ'' [تمام ثواب تھا]

ترتیا جگ [تین حصّے ثواب اور ایک حصّہ عذاب]

دواپر جگ [قرار بالمناصفیہ]

کلجگ [ایک حصّہ ثواب اور تین حصّے عذاب]

آخر کار دوپر جگ کہ اوتار سری کرشن دنیا کے آدم حق میں آئے گا اور ظالموں سے نجات دلوائے گا۔ اور صافی نہاداں جو پچھلی دنیا میں تھے ان کو ساتھ لائے گا پھر دنیا میں ہدایت اور راستی پھیل جائے گی۔ آپ کیا کہتے ہیں اس خیال پر؟

جواب: اُوتار محض اس لیے ہوگا کہ طریقہ جگ جو منسوخ ہو گیا تھا دوبارہ بحال کرے اور آئندہ دور حال میں استحکام دے۔ محافظت صافی نہاداں جن کو ہمراہ لایا تھا طریقہ عالم میں مرتبہ چہارم کو موافق رکھے۔

سوال نمبر 22: صافی نہاداں کس مقام پر رہتے ہیں۔ اور یہ جگہ / مقام کہاں ہے؟

جواب: صافی نہاداں در مقام [جبروت] [سکھوپت] ہے۔ یہ عالم بے ہوش ہے جو جاگنے اور سونے سے محروم ہے پس بیدار شخص ہوشیار ہے اور خواب میں سب روبکار۔ اور وہ کہ بیداری غفلت وزند اور خواب ہماں دیدار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 23: جب کوئی عالم بے ہوشی میں چلا جاتا ہے یعنی خواب وخراب میں اور پھر جب وہ واپس ہوش میں آتا ہے تو اس کو بیداری کا یقین کیسے ہوگا وہ کیسے جانے گا؟

جواب: خواب (جمال وجلال) میں ''ساتک'' ''راجس'' اور ''تامس'' موجود ہیں۔ جو کوئی بھی راجس اور تامس میں چلا جائے تو غلط ہے (باطل ہے) اور ''ساتک'' بیداری ظاہر ہوگا۔

سوال نمبر 24: ''جوگیشر'' خواہش تبدیل مکان در معنی ''اوتار'' بن جائے اور جوگی کمال والی سلطنت عظیم ہو جائے، عبادت کی اصل جگہ جنگل و بیابان درمیان سے نکل جائے اور صرف صورت سلاطین رہ جائے۔ تدبیر و بندوبست کرنا، قتل کرنا در آ جائے۔ لوگوں پر ایسا وقت پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ بتائیں! اب ہم کہاں کھڑے ہیں؟

جواب: ایسا کہاں ہے؟ لیکن قیاس ضرور کر سکتے ہو۔ اپنی آنکھ کر جنگ وجدل دکھاؤ مگر جوگی کو کبھی نہ دیکھو کہ اس کے برابر کوئی نہیں۔ اس کو خواہش حس پر لے آتے ہو اور ہر روز اس کے

درمیان جنگ تازہ ہوتی ہے۔ جو دنیاوی خواہش تک لے جاتی ہے کیونکہ امور انصاف میں کذب وجھوٹ آڑے ہے۔ کیوں کہ ناشائستہ خواہش میں ہمیشہ دشمن طاقتور ہوجاتا ہے جس کے لیے تدبیر لینا ہوتی ہے۔

سوال نمبر 25: مان لیا جائے کہ ''راج جوگ'' ہے تو پھر ہم کیسے اعتبار کریں کہ یہ راج آرائش سے خالی ہے؟

جواب: وقعتاً اگر ''راج جوگ'' ہے اور اس سبب کے کہ ہر کوئی میل محبت اہل دنیا ہو گئے۔

کیوں!

اس لیے کہ اصل میں دنیا جوگ ہے اور قید دین دنیا ہے۔ پس فرض کرو کہ وقت ولمحہ خواہش محبت اہل اللہ ہو تو اس وقت اور لمحہ کوئی دانا دخل اندازی نہیں کرتے پس ہمہ قدر ''جوگ'' ہے

سوال نمبر 26: اکثر درویش اپنے اصل لباس میں ہی دنیا کے سامنے آنے کی خواہش رکھتے ہیں تا کہ لوگوں کے سامنے ظاہر ہوسکیں مگر کچھ اعتراض کرتے ہیں۔؟

جواب: یہ راستہ بند نہیں ہے کہ اہل اللہ اس راستے سے گزریں۔ چنانچہ اگر کوئی پتھروں کو جمع کرتا پھرے کہ پارس پتھر اس کے ہاتھ لگ جائے تو کیا بُرا ہے۔

نیز اپنے لباس میں کسی مجلس میں آتا ہے تو یہ ثواب عظیم ہے۔ کہ لوگ اس سے فیض یاب ہوتے ہیں اور اپنے مسائل پوچھتے ہیں۔ پھر سوال وجواب میں فی البدیہ گفتگو ہوتی ہے۔ اور لوگ علم وحکمت کی باتوں اور رشد وہدایت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 27: ''رامائن'' کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب سری رام چند کا لشکر ہر طرف قتل و غارت کرتا ہوا لنکا کی فتح کے لیے پہنچا اور فتح کے بعد انہوں نے ''آب حیات پیا'' [نوش کیا] جس کی وجہ سے تمام لشکر زندہ ہوگیا اور لشکر راون جو کہ فنا ہوگیا تھا انہوں نے کیا کہا کہ ''یہ آب حیات کی تاثیر ہے۔ جو کوئی مرگیا تھا اب زندہ ہوگیا''۔

دوئم! سری رام چندر ''یگانگی اور بیگانگی'' کسی طرف نہیں تھے زندہ کرنے یا مارنے میں۔ اور کیا معنی ومطلب ہے فرمادیں؟

جواب: جب راوَن کا حملہ ہوا اور لشکر راوَن دن رات رام چندر کو تلاش کر رہے تھے تو ایک فائدہ یہ ہوا کہ خالص صافی نہاداں آدم زاد جو مر چکے تھے سری رام چندر نے ہی تو اپنے دل و خیال سے انہیں زندہ کیا اور راون کے لشکر کو فنا کیا۔

سوال نمبر 28: ہر کوئی جانتا ہے کہ راون ''سیتا'' کو ان کے گھر سے اٹھا کر لے گیا تھا، اس وقت سری رام چندر کہاں تھے؟

جواب: دراصل ''سیتا'' دھرم تھی اور اپنے ''دیو'' سے نسبت نہ رکھتی تھے۔

سوال نمبر 29: ''دیو'' ہر کسی کا روپ دھارنے کی قوت رکھتا مگر ''سری رام چندر'' کی شکل میں نہیں آسکتا۔ کیوں؟

جواب: ''سیتا'' رام چندر کے مکھ سے اسے پہنچانتی تھی۔ اس کے چہرے سے الفت رکھتی تھی۔ [اگر کوئی روپ بدل کے سیتا کے سامنے آئے اور وہ رام چندر نہ ہوا تو سیتا کو دکھ ہوتا]